جلد ۲۹ | ۲۹ ماہ وفا ۱۳۲۰ ہش | ۳ ماہ رجب ۱۳۶۰ھ | ۲۹ جولائی سنہ ۱۹۴۱ء | نمبر ۱۷۰

جاپان کا ہند چینی پر تسلّط

یوں تو موجودہ جنگ کے آغاز سے ہی جاپان کا رویہ اتحادیوں کے متعلق قابلِ اطمینان نہ تھا۔ مگر چند روز ہوئے اس کی وزارت میں تبدیلی کے ساتھ یہ خطرہ بہت بڑھ گیا۔ کہ وُہ ضرور کوئی نہ کوئی ایسا گل کھلائے گا۔ جو برطانیہ اور امریکہ کے لئے خارثابت ہوگا۔ جاپان کی نئی حکومت میں غالب عنصر فوجی ہے۔ جس کے عنانِ حکومت سنبھالنے کے ساتھ ہی یہ خبریں آنے لگی تھیں کہ اس نے ہند چینی کے متعلق وشی کی حکومت کو الٹی میٹم دے دیا ہے۔ اور گذشتہ دو تین روز سے اس سلسلہ میں جو خدشات رونما ہو رہے تھے۔ وہ آخر اس اعلان سے دُور ہو گئے۔ کہ وشی اور جاپان میں سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ جس کے مطابق ہند چینی کی اہم بندرگاہ سیگاؤں میں جاپان فوجی اور بحری اڈے تعمیر کرے گا۔ اور چالیس ہزار جاپانی فوج ہند چینی میں رہے گی جس کا خرچ ہند چینی کی حکومت ادا کرے گی وغیرہ

ہند چینی ایک بہت بڑا ملک ہے۔ جو کئی حصوں پر مشتمل ہے۔ کل رقبہ ۲ لاکھ ۸۵ ہزار مربع میل۔ اور آبادی ۲ کروڑ ۳۴ لاکھ ہے فرانسیسی ہند چینی کی آبادی دو کروڑ ۱۱ لاکھ ہے۔ کوچین چائنا کی آبادی ۴۶ لاکھ ۱۶ ہزار ہے۔ یہ بھی فرانسیسی گورنر کے ماتحت ہے، باقی مختلف ریاستیں ہیں۔ یعنی انام۔ کمبوڈیا۔ لاؤس ٹانکن۔ کوانگ چو وان۔ یہ سب کی سب فرانسیسی سیادت کے ماتحت ہیں۔ اس کے مشرق میں تھوڑے ہی فاصلہ پر امریکہ کے جزائر فلپائن ہیں۔ جنوب مشرق میں سراوک اور بورنیو۔ جنوب میں ریاستہائے ملایا۔ اور سنگاپور ہیں بمغرب میں تھائی لینڈ یعنی سیام اور شمال مغرب میں ایک چھوٹا سا گوشہ برہما سے ملا ہوا ہے۔ سیگاؤں سے سنگاپور کا فاصلہ کم وبیش چھ سو۔ اور فلپائن کا آٹھ سو میل ہے؂

ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہند چینی میں قدم جمانے سے جاپان کا منشا کیا ہے وُہ سنگاپور پر حملہ کرنا چاہتا ہے یا سراوک اور بورنیو سے ہوتا ہوا جاوا اور سماٹرا پہونچنے کا خواہاں ہے۔ یا یہ چاہتا ہے کہ فلپائن سے براہ راست سنگاپور میں امداد پہونچنے کا رستہ مسدود کر دے۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ وُہ صرف یہ چاہتا ہو کہ جنوب میں اپنے دفاعی استحکامات کو دُور سے جا کر زیادہ پختہ کر کے ادھر کے خطرات سے بے نیاز ہو جائے۔ اور پھر سائبیریا کے علاقہ میں روس پر حملہ کر دے۔

بعض لوگ جاپان کے اس اقدام کو ہندوستان کے لئے خطرناک سمجھتے ہیں اس میں شک نہیں کہ بدخواہ طاقت جتنا بھی قریب آئے۔ خطرناک ہے۔ لیکن ماہرین کا خیال ہے۔ کہ اس سے ہندوستان یا برما وغیرہ کو کوئی ایسا فوری خطرہ درپیش نہیں ہے۔ ہند چینی کے تین اطراف میں امریکن اور برطانی مقبوضات نیز چین کا علاقہ ہے۔ اور ایک طرف سیام ہے اگر جاپان کی نیت میں خرابی پیدا ہو۔ تو ہند چینی اس کے لئے کوئی ایسا فوجی مستقر کا کام نہیں دے سکتا۔ جہاں سے وُہ برطانیہ اور امریکہ اور برطانیہ ایسی زبردست قوتوں کے ساتھ متصادم ہونے کی جُرأت کر سکے۔ پھر امریکہ اور برطانیہ دونوں بے حد محتاط حکومتیں ہیں۔ انہوں نے متوقع خطرات کے پیش نظر اپنے دفاعی استحکامات کو پختہ تر بنا رکھا ہے۔ اور وُہ ہر قسم کے خطرہ کے مقابلہ کے لئے تیار ہیں۔ جاپان ایک صنعتی اور تجارتی ملک ہے۔ اور اپنی تجارت کے لئے اسے جس قدر کچے مال کی ضرورت ہے۔ اس کا نوے فیصدی امریکہ اور برطانیہ سے آتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر یہ دونوں اسے سپلائی بند کر دیں۔ تو اسے بہت جلد قدرِ عافیت معلوم ہو جائے۔ جاپان چونکہ ان حالات سے ناواقف نہیں۔ اس لئے امید نہیں۔ کہ وُہ برطانیہ اور امریکہ سے ٹکرانے کی حماقت کرے۔ اس میں شک نہیں۔ کہ اس کے دماغ میں ایشیا میں نظام کو قائم کرنے کا خیال مدتوں سے گدگدیاں لے رہا ہے۔ جیسا کہ ہٹلر یورپ میں نئے نظام کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اور اگر اسے چین کی لڑائی تکمیل بن کر نہ چمٹ جاتی۔ تو ممکن تھا۔ وُہ موجودہ بین الاقوامی حالات سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرتا۔ اور ایشیا کے امن و امان کو غارت کر دیتا۔ مگر گذشتہ چار سال سے اس نے چین کے ساتھ جو جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اس نے اس کا تمام زور توڑ دیا ہے۔ اور اس میں اتنی سکت باقی نہیں۔ کہ اسے جاری رکھتے ہُوئے برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ ٹکر لے سکے؂

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جاپان کا مقصد اس اقدام سے زیادہ یہ ہے

کہ وہ ہند چینی کے وسائل سے فائدہ اٹھا سکے۔ اور پھر یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اگر دیکھے کہ روس میں جرمنی کو کچھ کامیابی ہو رہی ہے۔ تو وہ سائبیریا کے علاقہ میں روس پر جا پڑے۔ اول تو وہ اپنی سرگرمیوں کو ایسی چھیڑ چھاڑ تک ہی محدود رکھے گا۔ تا برطانی اور امریکن قوتوں کی یکسوئی میں مداخلت کرکے اپنے حلیف جرمنی کی گردن سے ان کی آہنی گرفت کو قدرے ڈھیلا کرسکے۔ اور اگر موقعہ ملے تو روس پر بھی ممکن ہے وہ چڑھائی کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ لیکن یہ کہ وہ برطانیہ اور امریکہ سے الجھ سکے۔ اور ہندوستان یا سنگاپور وغیرہ کے لئے کسی حقیقی خطرہ کا موجب بن سکے خام خیال معلوم ہوتا ہے۔

جاپان اتحادی طاقتوں کے خلاف کوئی اور قدم اٹھائے یا نہ اٹھائے۔ ہند چینی میں اپنے قدم جما کر اس نے اتحادیوں کو جو چیلنج کیا ہے اسے وہ نظر انداز نہیں کرسکتے۔ چنانچہ انگلستان اور امریکہ کے ذمہ وار حلقے بیان کر رہے ہیں۔ کہ عنقریب جاپان کے مقابلہ میں جوابی کارروائی کی جائے گی۔ اور وہ شروع بھی ہو چکی ہے۔ امریکہ، انگلستان اور ہندوستان میں جاپان کا سرمایہ ضبط کر لیا گیا ہے۔

جاپان کے اس اقدام نے جنگ کی وسعت میں اور اضافہ کر دیا ہے اور دنیا کی ہلاکت اور تباہی کا مزید سامان مہیا کر دیا ہے۔

المدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ وفا ۱۳۲۰ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق دس بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے الحمد للہ

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو بخار ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

نظارت دعوۃ وتبلیغ کی طرف سے مہاشہ محمد عمر صاحب کو علاقہ کانگڑہ میں تبلیغی دورہ پر بھیجا گیا ہے۔

امتحان "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت"

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مسائل سے واقفیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے تین ماہ کے بعد سلسلہ عالیہ کی کتب کا امتحان لینے کا انتظام کر رکھا ہے۔ چنانچہ اب تک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ کتب کا امتحان لیا جا چکا ہے۔ اس سلسلہ کا چھٹا امتحان ۱۲ اخا ۱۳۲۰ہش مطابق ۱۲ اکتوبر ۱۹۴۱ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ اس دفعہ امتحان کے لئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے کی تصنیف "مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے۔

مسئلہ کفر و اسلام ایک اہم اختلافی مسئلہ ہے۔ جس سے ہر ایک احمدی کا واقف ہونا ضروری ہے لہذا قائدین و زعمائے کرام مجالس خدام الاحمدیہ کی خدمت میں خصوصاً اور دیگر احباب جماعت کی خدمت میں عموماً بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں اس کتاب کے امتحان میں شمولیت کے لئے پُرزور تحریک فرمائیں۔ تاکہ تمام افراد جماعت اس مسئلہ سے صحیح طور پر واقف ہوسکیں۔ کتاب مسئلہ کفر و اسلام کی حقیقت بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان سے ۱۲ میں مل سکے گی۔

خاکسار محمد صدیق واقف زندگی قائمقام مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

انقلاب حقیقی اور سیر روحانی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی پُر از حقائق و معارف تقاریر جلسہ سالانہ دفتر ہذا نے شائع کرائی ہیں۔ اوّل الذکر کا پہلا اڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک کر دوسرے ایڈیشن سے بھی نصف سے زیادہ فروخت ہو چکا ہے۔ ثانی الذکر بھی فروخت ہو رہی ہے۔ نہایت عجیب کتاب ہے تعریف کی ضرورت نہیں۔ احباب جلد آرڈر دیں۔ سیر روحانی مجلد ۱۰/ غیر مجلد ۷/۔ انقلاب حقیقی ۶/

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

نبیوں اور ولیوں کی تکالیف کا باعث

"انسان کی توبہ قبول ہی نہیں ہوتی۔ جب تک وہ محسوس نہ کرے کہ مجھے موت آگئی ہے۔ اور آج گویا مجھے نئی پیدائش مل رہی ہے۔ جو سچی توبہ کرتا ہے۔ اور اس پر قائم رہتا ہے۔ اسی کو ولی، غوث، قطب۔ محبوب اللہ کہہ سکتے ہیں۔ توبہ سے وہ سب تکالیف جو عذاب کی صورت میں آتی ہیں ٹل جاتی ہیں۔ میں اس جگہ ایک اور یہی بات بیان کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ کہ میں نے تکالیف کو عذاب کی صورت میں اس واسطے کہا ہے۔ کہ تکالیف مومنوں پر بھی آتی ہیں۔ بلکہ سب سے زیادہ تو نبیوں پر آتی ہیں۔ اس جگہ بعض جلد باز یہ اعتراض کر دیں گے۔ کہ اگر ولیوں، نبیوں کو بھی تکالیف پہونچتی ہیں۔ تو پھر توبہ کا کیا فائدہ ہے۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب نیک لوگوں کو تکالیف پہونچتی ہیں۔ تو وہ ان کو اس انعام کی خوشخبری دینی ہیں۔ جو کہ ان تکالیف کے بعد خدا تعالےٰ نے ان کو دینا ہوتا ہے۔ جب تک ان کو تکالیف نہ پہونچائی جائیں۔ تب تک ان کے قوٰی ظاہر نہیں ہوتے۔ جیسا کہ دیکھو ایک نافہ کو لے کر گھر میں رکھنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ جب تک اس کو ذرہ ذرہ الگ نہ کر لیا جائے۔ اور جب ایسا کیا جاتا ہے۔ تو مشک کے ساتھ تمام گھر بھر جاتا ہے۔ اسی طرح نبیوں کے پوشیدہ قوا کو کوئی معلوم نہیں کر سکتا۔ جب تک ان کو قسم قسم کی تکالیف نہ پہونچائی جائیں۔ نبیوں کے قوا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ اول نبیوں کا ایک زمانہ وہ ہوتا ہے۔ کہ ان کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی نصرت ہوتی ہے۔ اس وقت ہم اس کی سخاوت وغیرہ قوتوں کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ دوم نبیوں پر ایک زمانہ اور بھی ہوتا ہے۔ کہ ان پر ہزارہا قسم کی تکالیف اتاری جاتی ہیں۔ جس سے ان کو قوت، استقلال، تحمل اور صبر وغیرہ خوب معلوم ہوسکتے ہیں۔ اس کا نمونہ رسول کریم کی زندگی میں پورے طور سے پایا جاتا ہے"۔ (البدر ۲۰ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۶۶)

"محمد فاضل" کا واقعہ عدالت میں

قادیان ۲۷ جولائی۔ ۱۱ جون ۱۹۴۱ء کو ایک شخص مسمی محمد فاضل کے اقدام خودکشی کا واقعہ احباب کے سامنے آچکا ہے۔ اور یہ بھی کہ اس کے نتیجہ میں محمد فاضل ۱۲ جون ۱۹۴۱ء کو فوت ہوگیا۔

احرار نے اس واقعہ کو قتل عمد کا رنگ دیا۔ احرار کانفرنس سیالکوٹ میں قرارداد بھی پاس کی۔ کہ حکومت کو اس معاملہ میں سخت قدم اٹھانا چاہیئے۔ اور دیگر مجالس نے بھی تائیدی قراردادیں حکومت کو ارسال کیں۔

مقامی اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے گزشتہ شب یہ ہدائت کی۔ کہ آج سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ قادیان و چودھری غلام احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی نائب مشیر قانونی صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ مولوی عبد العزیز صاحب آف بھامڑی مولوی فاضل و مولوی ظہور الحسن صاحب مولوی فاضل اور کالے خان صاحب خاوند مسمات بیگم جسے محمد فاضل مذکور اغوا کر لایا تھا۔ جناب سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس گورداسپور کے سامنے پیش ہوں۔ چنانچہ آج یہ اصحاب گورداسپور گئے۔ اور مختلف دفعات میں ان کی ضمانتیں لے لی گئیں۔ اب یہ مقدمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب خود سماعت فرمائیں گے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ان پر حقیقت منکشف فرمائے۔ اور دنیا پر بھی ظاہر ہو جائے۔ کہ اصل واقعہ کیا ہے۔

سوالات کے جواب

آیت میثاق النبیین میں کونسا نبی مراد ہے

۲

جیسا کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث سے ثابت ہے۔ کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ دجال سے ڈرانا اس کے فتنہ کی وجہ سے تھا۔ یعنی وہ فتنہ جو قیامت تک کے تمام فتنوں سے بڑھ کر تھا۔ اب جہاں اس فتنہ سے ڈرایا گیا تھا وہاں اس فتنہ کے علاج کا بھی پتہ ملتا ہے۔ کہ مسیح موعود کے ذریعہ اس فتنہ سے بچنے کی صورت پیدا ہوگی۔ اور ہر نبی کو اپنی اپنی امت کو ڈرانے سے مطلب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کی طرف توجہ دلانا تھا۔ اب ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک ان ڈرانے والے نبیوں میں خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہیں۔ آپ نے بھی دوسرے نبیوں کی طرح اپنی امت کو ڈرایا ہے اور فتنۂ دجال سے ڈرانے کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کا علاج مسیح موعود قرار دیا ہے۔ یعنی مسیح موعود دجال کے فتنہ کو دور کرے گا۔ اس سے یہ استدلال بہت صحیح ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہم ان ڈرانے والے نبیوں کے متعلق جنمیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شامل ہیں۔ آیت میثاق النبیین جو سورہ احزاب میں ہے۔ اور جس میں لفظ منک سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم خود بھی میثاق والے نبیوں میں شامل ہیں۔ اس موعود رسول سے مراد مسیح موعود لیں۔ کیونکہ قرائن عقلی طور پر مجبور کرتے ہیں۔ کہ استدلال میں موعود رسول سے مراد مسیح موعود ہی ہیں۔ ہاں چونکہ مسیح موعود کے پاس جو قتل دجال کے لئے ہتھیار ہے۔ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کتاب شریعت قرآن کریم ہے۔ نیز آپ کا بروزی معنوں میں فیضان نبوت کا اجرا ئے بھی ہے اس لئے سورہ آل عمران کی آیت میثاق النبیین سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی موعود رسول ہیں۔ لیکن جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "تحفہ گولڑویہ" میں تفصیل سے ذکر کیا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعث ثانی جو تکمیل اشاعت ہدایت کے معنوں سے تعلق رکھتی ہے۔ اس میں اسم احمد کی تجلی بہت نمایاں ہوگی۔ اسی طرح میثاق النبیین کا موعود رسول آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعث ثانی میں جو بروزی صورت میں مسیح موعود کے ذریعہ پائی جائے گی۔ وہ قتل دجال وغیرہ قرائن کی وجہ سے مسیح موعود کے وجود سے نمایاں طور پر ثابت ہوتا ہے۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا یہ اعتراض کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہوتے۔ تو آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت اور اتباع فرماتے۔ اور آپ پر ایمان لانے سے کیونکر نجات حاصل کرتے۔ اس کے متعلق جواباً گذارش ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ آیت وآخرین منہم کے رُو سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بروز ہیں۔ اور بروزی شان کا ظہور جو آئینہ کے عکس کے موافق ہوتا ہے۔ اصل صورت کو بعینہٖ ظاہر کرتا ہے۔ ہاں چھوٹا آئینہ جو آرسی کی طرح ہو۔ اگرچہ اس سے بھی اصل صورت کے سارے نقوش اور اصل حلیہ ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن بہت چھوٹے پیمانہ پر اور اگر آئینہ قد آدم کے برابر ہو۔ یا اس سے بھی بڑا۔ تو اصل صورت پوری پوری دکھائی دیتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے۔ کہ بڑے سائز کا آئینہ اپنی وسعت کے لحاظ سے اصل صورت کے قد وقامت اور نقوش کو بھی بہت بڑے پیمانہ میں دکھا دے۔ لیکن اصل صورت خواہ کتنی ہی بڑی دکھائے۔ صورت وہی رہے گی۔ نہ کہ بدل کر ظاہر ہوگی۔ اسی طرح مسیح موعود کی بروزی شان کا آئینہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصل صورت کو جو شان نبوت سے تعلق رکھتی ہے۔ اس دور بعثت ثانی میں بہت بڑے پیمانہ پر ظاہر کرنے والا ہے۔

اس کی مثال حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "خطبہ الہامیہ" میں اسلام کی ترقی یافتہ حالت سے پیش کی ہے۔ کہ وہ اسلام جو اپنی ابتدائی حالت میں ہلال کی طرح تھا۔ اب چودھویں صدی میں بدر تام کی شکل میں ترقی یافتہ حالت میں ہے۔ اور اسی مضمون کو لطیف پیرایہ میں ذیل کے کلام منظوم سے بھی پیش فرمایا ہے ؎

وہ خدا جس نے نبی کو تھا زر خالص دیا۔
زیور دیں کو بناتا ہے وہ اب مثل سُنار

یعنی قرآن کریم جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے زر خالص دیا تھا۔ اس زر خالص کو اب اس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعث ثانی میں زیوروں کی صورت میں بنا رہا ہے۔ یعنی زر خالص کا وزن تو اتنا ہی ہے۔ جتنا کہ پہلے تھا اس میں کچھ کمی بیشی نہیں کی گئی۔ لیکن زیوروں کی صورت میں وہی زر خالص اب ایک طرف خوبصورتی حاصل کر رہا ہے دوسری طرف اپنی شکل وصورت میں وسعت پذیر ہو رہا ہے۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعث اول میں تکمیل ہدایت کے معنوں میں اسلامی تعلیم زر خالص کے حکم میں تھی۔ اور آپ کی بعث ثانی میں جو بروزی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے ظہور میں آئی۔ وہی تعلیم اسلامی تکمیل اشاعت ہدایت کے معنوں میں خوبصورتی کے ساتھ پھیلتی ہوئی زیور دین کی شکل میں ظاہر ہو رہی ہے۔

(ابوالبرکات غلام رسول راجیکی)

چندہ خاص سال رواں

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے۔ مجلس مشاورت ۱۹۳۸ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نمائندگان کے مشورہ سے صدر انجمن احمدیہ کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے ۳۸-۱۹۳۹ء کو شامل کر کے تین سالوں میں ایک لاکھ روپیہ "چندہ خاص" جمع کرنے کا ارشاد فرمایا تھا جس کی شرح پہلے سال ماہوار آمد کا ½ ۶ فیصدی۔ دوسرے سال ۱۵- فیصدی۔ اور تیسرے سال ۲۵- فیصدی تھی۔ لیکن ان تینوں سالوں میں مجموعی وصولی صرف قریباً ۲۰ ہزار روپے کی ہوئی۔ اس لئے باقی ۸۰ ہزار روپیہ کی فراہمی کے لئے گزشتہ مجلس مشاورت میں فیصلہ ہوا۔ کہ سال رواں میں بطور چندہ خاص کی بجائے یہ رقم ہر دوست سے ایک ماہ کی آمدنی پر ۴۰- فیصدی وصول کرنے سے پوری ہو سکتی ہے۔

پس عہدہ داران جماعت ہائے احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ جو دوست اپنا چندہ خاص گزشتہ تین سالوں کا باشرح ادا کر چکے ہوں۔ ان کو چھوڑ کر باقی دوستوں کے چندہ خاص کا وعدہ فارموں میں درج فرما کر ارسال فرمائیں۔ ان فہرستوں میں ان دوستوں کے نام بھی دکھانے چاہیئے۔ جو چندہ خاص کے متعلق اپنا فرض ادا کر چکے ہیں۔ ان کے ناموں کے مقابل ان کی ادا کردہ رقوم اور وقت ادائگی وغیرہ کا نوٹ دیا جائے۔

ناظر بیت المال۔ قادیان

احمدیہ مسجد ٹبورہ (مشرقی افریقہ) کی تعمیر پر مخالفین کا ہنگامہ

تعمیر مسجد کی منظوری

ٹبورہ ٹانگانیکا سنٹرل ریلوے لائن پر ایک بہت بڑا Native Town ہے۔ نیز پراونشل کمشنر۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اور ویسٹرن پراونس کے دیگر اعلےٰ افسروں کا صدر مقام ہے۔ افریقین میں احمدیت واسلام کی تبلیغ کے لئے کئی ایک وجوہ کی بناء پر اس جگہ کو گزشتہ پانچ سال سے تبلیغی مرکز بنایا گیا ہے افریقن بچوں کی تعلیم کے لئے یہاں احمدیہ سکول جاری کیا گیا ہے۔ جماعت کی ترقی اور بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر گزشتہ سال یہ فیصلہ کیا گیا کہ ٹبورا میں احمدیہ مسجد تعمیر کی جائے۔ جماعت احمدیہ ٹبورا کے ہندوستانی افراد نے ۱۹۳۵ء میں ایک ٹکڑا اراضی ہولڈ شہر کے وسط میں عمدہ موقعہ پر اس غرض کے لئے خرید کر رکھا تھا۔ اب مرکزی نظارت بیت المال کی اجازت سے مشرقی افریقہ کے احباب سے تعمیر مسجد کے لئے چندہ جمع کیا گیا۔ اور حکومت کے متعلقہ حکام سے مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں ضروری خط وکتابت کی گئی۔ اگست ۱۹۴۰ء میں ایگزیکٹو آفیسر ٹاؤن شپ اتھارٹی ٹبورا کو معہ نقشہ درخواست دی گئی۔ جس کے متعلق بعد فیصلہ ایگزیکٹو آفیسر نے ستمبر ۱۹۴۰ء میں ہمیں اطلاع دی۔ کہ ٹاؤن شپ نے ہماری درخواست کو اصولی طور پر منظور کر لیا ہے۔ اور مسجد کی تعمیر کی اجازت دی جاتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں ٹاؤن شپ کو بعض مزید معلومات کی ضرورت ہے۔ چنانچہ دسمبر ۱۹۴۰ء میں دریافت طلب امور کا جواب اور مزید معلومات، کی تفصیلات مہیا کی گئیں۔ اور آخری منظوری جنوری ۱۹۴۱ء میں مسجد تعمیر کرنے کے لئے مل گئی۔

مخالفین کیطرف سے مخالفت

مخالفین احمدیت یوں تو ہمارے خلاف ہمیشہ ہی شرارتیں کرتے رہتے ہیں لیکن جب کوئی نیا قدم اٹھانے کی کوشش کی جائے۔ اس وقت فتنہ وفساد پیدا کرنے میں خاص جوش دکھاتے ہیں۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی انہوں نے لگاتار ذمہ وار حکام کو ہمارے خلاف رپورٹیں کرنے اور مسجد کی تعمیر کی اجازت نہ دینے کے متعلق کوشش کی۔ ٹاؤن شپ اتھارٹی میں جب پہلی دفعہ ہماری درخواست پیش ہوئی۔ تو ایک ممبر نے کہا۔ کہ اگر مسجد کی تعمیر کی اجازت احمدیوں کو دی گئی۔ تو شہر میں فساد ہو جائے گا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر نے جو اس کمیٹی کے پریذیڈنٹ بھی ہیں جواباً کہا کہ حکومت کے پاس کوئی ایسا قانون نہیں کہ وہ احمدیوں کو تعمیر مسجد کی اجازت نہ دے۔ باقی رہا فساد تو اس کے متعلق حکومت دیکھے گی۔ اور وہ انتظام کرے گی۔ اس پر بھی ان لوگوں نے بس نہ کی۔ اور پھر وفود کی صورت میں جا کر حکام کو اس بات کے لئے آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ کہ احمدیوں کو اجازت نہ ملے۔ لیکن ہر کوشش میں اللہ تعالےٰ نے ان لوگوں کو نامراد رکھا۔ ایک موقعہ پر ڈسٹرکٹ کمشنر نے مجھے بتایا۔ کہ ان لوگوں کو صاف لفظوں میں یہ کہہ دیا گیا ہے کہ اگر وہ شرارت کرینگے تو انہیں جیل میں ڈال دیا جائیگا۔

آخر ہم نے یکم فروری ۱۹۴۱ء کو مسجد کا کام شروع کیا۔ احمدیہ سکول کے لڑکوں نے مسجد کی زمین کو صاف کیا۔ دوسرے دن میں اور شیخ محمد عبد اللہ صاحب بنگوی اوورسیر جو حسن اتفاق سے زنجبار سے تشریف لے آئے تھے۔ اور انہیں مسجد کے کام کے لئے میں نے ٹبورا روک لیا تھا۔ اور بعض دیگر دوست بنیادوں کے لئے نشان وغیرہ لگا رہے تھے کہ ایک افریقن نے آکر شرارت شروع کر دی۔ کام کرنے والوں کو میں نے روک دیا۔ کہ وہ اس شخص کی کسی بات کا جواب نہ دیں۔ اور خاموشی سے کام کئے جائیں۔ مگر ایک خاص سازش کے ماتحت وہ آیا تھا۔ اور جب اس نے دیکھا کہ کوئی اسکی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ تو کہنے لگا کہ یہاں مسجد کی تعمیر کی اجازت نہیں۔ اور اگر تم لوگ باز نہ آؤ گے۔ تو جہاد ہو جائیگا اور مسلمان تمہارے ساتھ لڑینگے۔ اس پر پولیس کو اطلاع دی گئی۔ اور تھوڑی دیر میں ایک پولیس انسپکٹر نے آکر اس شخص کو دھکا کر نکال دیا۔ اس پر وہ ڈسٹرکٹ کمشنر کے مکان پر پہونچا۔ اتوار کا دن تھا ڈسٹرکٹ کمشنر نے بھی اسے وہاں سے رخصت کر دیا۔ دوسرے دن سوموار کو ہم نے بنیادیں کھودنے کا کام شروع کرنا تھا۔ تمام احمدی مرد۔ عورتیں افریقن وہندوستانی احمدیوں نے جمع ہونا تھا۔ اور مخالفین کی طرف سے کئی قسم کی شرارتوں کا انتظام ہو رہا تھا۔ اور انکی بعض خفیہ مجالس کے فیصلوں کا ہمیں صبح ہی علم ہو چکا تھا۔ اسلئے مناسب سمجھا گیا۔ کہ ڈسٹرکٹ کمشنر کو اطلاع کر دی جائے۔ چنانچہ تمام امور کی اطلاع کی گئی۔ اس پر انہوں نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو ملنے کو کہا۔ انہیں ملکر تمام قصہ سنایا اور وہ اسی وقت موقعہ پر پہونچے۔ اور بعض امور دریافت کئے اور کہا کہ تم لوگ کام کرنا شروع کرو۔ پولیس کا انتظام کر دیا گیا۔ اس پر سب مردوں عورتوں نے ملکر دعائیں کرتے ہوئے احمدیہ مسجد کی بنیادیں کھودنی شروع کیں۔

بنیادوں کے کھودنے سے قبل سب احمدی مرد وعورتیں اور سکول کے لڑکے قطاروں میں کھڑے کر دیئے گئے۔ کام کرنے والے اپنے کندھوں پر کہیاں رکھ کر جب دعائیں مصروف تھے۔ کہ مخالفین کا ایک جتھہ بعض سرغنوں کے ساتھ آیا۔ لیکن خیر گزری۔ کہ وہ خاموشی سے چلا گیا۔ بنیادوں کو ہم نے گیارہ بجے تک کھود کر قریباً تیار کر لیا۔ اور ایک ہزار مکعب فٹ سے زائد مٹی نکالی۔ رات کو بنیادوں کے نشان وغیرہ لگائے گئے تھے وہ رسیاں مخالفین نے توڑ دیں۔ تین دن پتھر جمع کئے گئے۔ افریقن احمدی کیا مرد اور کیا عورتیں اور سکول کے بچے اور میں خود انکے ساتھ شامل ہو کر مختلف مقامات سے پتھر اٹھا کر لاتے۔ اور مسجد کی زمین میں جمع کرتے رہے۔ اسی طرح پانی کا انتظام کیا گیا۔ کہ عورتیں اپنے اپنے گھروں سے بالٹیاں لے آئیں۔ اور کوئیں سے پانی لاتی رہیں۔ یہ نظارہ بیحد ایمان افزا تھا اور اس نے شہر کے لوگوں پر خاص اثر کیا۔ یورپین تک متاثر تھے۔ سات فروری ۱۹۴۱ء تک ہر ایک ضروری چیز مہیا کر لی گئی۔ اور بعد نماز جمعہ بنیادی پتھر رکھنے کا اعلان کیا گیا۔ قادیان بھی دعا کے لئے بذریعہ تار درخواست کی گئی۔ اور یہاں کی جماعتوں کو بھی اطلاع کر دی گئی۔ مخالفین نے اس دوران میں ڈسٹرکٹ کمشنر اور شہر کے لیواسی (افریقن مجسٹریٹ) کو نہائت ہی بیہودہ رنگ میں خطوط لکھے کہ اگر مسجد کی تعمیر کو نہ روکا گیا تو خطرناک فساد ہو جائیگا۔ لیکن اس پر بھی حکام نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ ہاں پولیس کا انتظام زیادہ کر دیا گیا۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس۔ اور دیگر انسپکٹر دن میں کئی مرتبہ چکر لگاتے رہے آخر جمعہ کا دن آگیا۔ مخالفین نے اپنی مجلسوں میں یہ فیصلہ کیا تھا۔ کہ اگر تعمیر کی اجازت کو منسوخ نہ کیا گیا۔ تو مجھے قتل کیا جائے اور یہاں تک انہوں نے انتظامات کئے تھے کہ قتل کرنیوالے کو اگر کسی قسم کا نقصان پہونچا۔ تو اسکے اہل وعیال کا سارا انتظام ہر طرح کا وہ لوگ کر دیں گے؛

مسجد کی بنیاد رکھنے کا نظارہ

حسب ہدایت تمام احمدی مرد اور عورتیں مسجد کی جگہ پر پہونچ گئیں۔ اور میں اتنی دیر میں بطور صدقہ ایک بکرا ذبح کر کے اور دعا کر کے مسجد کی جگہ پر پہنچا۔ پولیس کا خاص انتظام تھا۔ اس تقریب میں نے ایک مضمون پڑھ کر سنایا جس میں مسجد کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے۔ اور پھر دعا کے بعد چاروں کونوں میں اور محراب کی جگہ دعا کے ساتھ پتھر رکھے گئے۔ اس کے بعد پھر لمبی دعا کی گئی۔ اور حسب دستور مٹھائی تقسیم کی گئی۔ خدا کے فضل سے یہ نظارہ بھی کافی دلکش تھا۔ تکبیر، ہلیل اور توحید کے نعروں سے اور درود شریف کی آوازوں سے فضا گونج رہی تھی۔ بعد تقسیم مٹھائی سب دوست اپنے اپنے گھروں میں چلے گئے۔ اور یہ وقت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اور اس کے کرم سے خوش اسلوبی اور امن وامان سے گزر گیا۔ پونے تین بجے کے قریب ہم یہاں سے فارغ ہوئے؛

مخالفین کا حملہ

تین بجے کے قریب جبکہ میں ایک احمدی دوست کی دوکان پر بعض اور احمدی احباب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ یکا یک شور سنا دیکھا تو مخالفین کا ایک جم غفیر ہاتھوں میں ڈنڈے لئے ہوئے میری طرف دوڑا چلا آ رہا ہے۔ بعد کے حالات سے معلوم ہوا۔ کہ ان لوگوں کے آنے سے قبل ایک آدمی سائیکل پر آیا۔ اور مجھے دیکھ گیا کہ میں اس جگہ بیٹھا ہوں) میرا نام لیتے ہوئے سواحیلی زبان میں کہ وہ شیخ مبارک بیٹھا ہے مار ڈالو بے تحاشہ آ پہونچے۔ اس وقت ہم صرف چار احمدی تھے۔ احباب نے فوراً دروازوں کو بند کر دیا۔ حملہ آور دروازوں کو توڑتے رہے۔ لیکن وہ اندر نہ داخل ہو سکے۔ آخر انہوں نے خیال کیا کہ میں کسی اور جگہ کسی راستے سے چلا گیا ہوں۔ اس خیال سے میرے گھر کی طرف دوڑے۔ میری بیوی اس وقت اکیلی مکان میں تھی۔ دروازے اندر سے بند تھے۔ بعض لوگ وہاں پہنچے۔ لیکن نہ معلوم اللہ تعالےٰ نے ان کے دلوں میں کیا ڈالا۔ کہ وہاں سے بھی وہ شور شر کر کے واپس آ گئے۔ ایک دوست محمد اصغر صاحب اپنے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ کہ ہجوم ان کی طرف لپکا۔ چند چوٹیں انہیں آئیں۔ اور جب وہ گھر میں داخل ہوئے تو ہجوم بھی پیچھے داخل ہو گیا۔ اتنے میں وہ جلدی سے اپنی بندوق نکال لائے بندوق دیکھتے ہی شریروں نے بھاگنا شروع کیا۔ اس تمام کارروائی پر ابھی دس منٹ نہیں گزرے تھے کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس شہر میں پہونچ گئے اور پولیس فورس آ گئی۔ اور پکڑ دھکڑ شروع ہو گئی۔ جو احمدی اس وقت اتفاق سے مخالفین کے سامنے آیا۔ انہوں نے خوب مارا۔ شیخ صالح از بقین مبلغ کے مکان پر پہونچے وہاں بھی حسن اتفاق سے کئی احمدی احباب جمع تھے۔ انہوں نے بھی دروازہ نہ کھولا۔ احمدیہ سکول میں ایک بوڑھا احمدی مریض عرفہ رہتا ہے اس پر ٹوٹ پڑے۔ آناً فاناً دوسرے احمدیوں کو جو گھروں میں جا چکے تھے خبر لگی تو وہ بھاگ کر آنے لگے تا کہ ہمارے مبلغ کو نقصان نہ پہنچائیں۔ ان میں سے کچھ میرے مکان پر پہونچ گئے۔ اور کچھ دوسرے دوستوں کے گھروں پر حفاظت کے لئے آ گئے۔ شہر میں دوکانیں منٹوں میں بند ہو گئیں اور دہشت چھا گئی۔ ڈسٹرکٹ کمشنر مسٹر ویبرین۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس مسٹر نعیم اور سنٹری انسپکٹر مسٹر پولٹن اپنی موٹروں پر لائن کے سپاہیوں کو فوراً لے آئے۔ زخمیوں کو انہوں نے ہسپتال پہنچایا۔ شام ساڑھے چھ بجے تک پوری تندہی کے ساتھ ان لوگوں نے کام کیا۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس شام کو میرے پاس آئے۔ اور کہا کہ فکر کی ضرورت نہیں۔ پولیس ابھی تک فساد کرنے والوں اور حملہ کرنے والوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ اور یہ کہ اگلے دن صبح کو پراونشل کمشنر مجھ سے اپنے دفتر میں ملنا چاہتا ہے۔ میں مسجد کے سلسلہ میں ضروری کاغذات لے کر پہونچ جاؤں۔ رات شہر میں خاص پولیس کا انتظام کیا گیا۔ میرے مکان پر۔ اور احمدیہ سکول پر شیخ صالح کے مکان پر سپاہیوں کی گارد رکھی گئی۔

خدا کا فضل

اللہ تعالےٰ نے جس رنگ میں ہم سے کام کرایا۔ اور جس رنگ میں اس نے حفاظت کی۔ یقیناً وہ اس کا خاص فضل تھا۔ اگر ہم چند منٹ مسجد کے پلاٹ پر اور رہتے۔ تو یقیناً زیادہ نقصان ہوتا اور دونوں طرف سے لڑائی ہو جاتی اور باوجود صبر کی تلقین کے احمدیوں پر کنٹرول مشکل ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو اپنی اپنی جگہوں پر پہنچا دیا۔ اور ہم کو ہر رنگ میں مظلوم ثابت کیا۔ مسٹر نعیم سپرنٹنڈنٹ پولیس نے مجھے کہا کہ تم نے بہت دانائی سے سب کچھ کیا۔ مگر میں کہتا ہوں۔ میرا خدا دانا ہے۔ اس نے سب کام ہم سے اپنی حکمت کے ماتحت کرائے اور ہماری حفاظت کی۔ ورنہ ؎ من دانم کہ من آنم

قانونی کارروائی

پولیس نے پچاس کے قریب آدمی دو تین دن میں پکڑے۔ اور فوراً ان پر مقدمہ دائر کر دیا۔ لگاتار سات دن مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ آخر ۲۲ فروری کو مجسٹریٹ نے فیصلہ کر دیا۔ قریباً تیس ملزموں کو سزا دی۔ قید و جرمانہ ہر دو سزائیں بعض کو دی گئیں۔ بعض کو محض قید کی۔ اور بعض کو بیدوں کی سزا۔ اور بعض سرغنوں اور مولویوں کو بھی سزا ملی۔ اس تمام مقدمہ میں پولیس کے چھوٹے افسر سے لے کر بڑے افسر تک نے جس محنت اور دیانت سے کام کیا۔ اور ملزموں کو سزا دینے کے لئے کوشش کی ہے یقیناً وہ ان کی نیک نامی کا باعث ہے اور ہم سب احمدی پولیس کی اس تندہی کے بے حد شکر گزار ہیں۔ میرے علم میں یہ پہلا موقعہ ہے۔ جس میں سپرنٹنڈنٹ پولیس نے اس قدر انہماک سے کام لیا۔ بہت سے درمیانی واقعات ہیں جو میں نظر انداز کر رہا ہوں۔ بہت سی باتوں کا علم قارئین الفضل کو فیصلہ سے جس کی نقل بھی جاری ہے ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

پراونشل کمشنر سے ملاقات

میں بیان کر رہا تھا۔ کہ پراونشل کمشنر نے مجھے بلایا۔ آٹھ فروری کو ان کے دفتر میں مخالفین کی طرف سے چند آدمی۔ اور چند ہماری طرف سے گئے۔ ڈسٹرکٹ کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس موجود تھے۔ باری باری ہم کو انہوں نے بلایا۔ اور گفتگو کی مجھے افسوس سے لکھنا پڑتا ہے۔ کہ پراونشل کمشنر کا رویہ بالکل ہی ڈسٹرکٹ کمشنر اور سپرنٹنڈنٹ پولیس کے خلاف تھا۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ اور مجھے دھمکانا شروع کر دیا۔ کہ تم نے فلاں رسالہ شائع کیا۔ اور اشتہار شائع کیا۔ اور تبلیغ کرتے ہو۔ اس وجہ سے فتنہ پیدا ہوا ہے۔ مخالفین نے جس طرح ان کے کان بھرے وہی انہوں نے کہنا شروع کیا۔ حالانکہ یہ معاملہ مسجد کا تھا۔ جس کے لئے قانونی طور پر اجازت حاصل کی گئی تھی۔ پراونشل کمشنر صاحب کا سارا زور اس بات پر تھا کہ اس جگہ مسجد نہ بنائیں۔ جواباً انہیں کہا گیا کہ گورنمنٹ اس بات کی ضمانت دے کہ وہ ہمیں کسی اور جگہ مناسب موقعہ کی زمین دے گی۔ اور کسی اور جگہ بنانے میں کوئی اعتراض نہ ہو گا۔ بشرطیکہ پہلے حکومت یہ فیصلہ دے کہ یہاں بنانے کی اجازت نہیں۔

بعد میں ڈسٹرکٹ کمشنر کی معرفت کمشنر نے ہر چند کوشش کی۔ کہ ہم خود اس جگہ مسجد بنانے کے خیال کو ترک کر دیں۔ اور ایک معاہدہ پر دستخط کر دیں۔ مگر ایسا کرنے سے میں نے واضح طور پر انکار کر دیا۔ اور دوسری ملاقات میں پراونشل کمشنر صاحب کو بھی صاف کہہ دیا۔ کہ آپ ہم سے دبا کر کام لینا چاہتے ہیں۔ اور اس طرح ہم تیار نہ ہوں گے۔

معاملہ گورنر صاحب تک جا پہنچا

اس دوران میں معاملہ گورنر صاحب بہادر کے پاس پہونچ چکا تھا ادھر عارضی طور پر ٹاؤن شپ نے مسجد کی تعمیر کو رکوا دیا۔ جب تک کہ گورنمنٹ فیصلہ کر دے۔ مشرقی افریقہ کی جماعتوں کو جونہی ان حالات کا علم ہوا۔ انہوں نے حکام کو اور گورنر صاحب بہادر کو تاریں دیں۔ اس دوران میں چیف سیکرٹری صاحب کی طرف سے مجھے بھی ملاقات کا وقت دیا گیا۔ اور اسی سلسلہ میں مجھے ٹبورا سے دارالسلام آنا پڑا۔ جو ٹانگانیکا کا دارالحکومت ہے۔ دو گھنٹے کے قریب اس معاملہ کے متعلق گفتگو ہوئی سب سے زیادہ تعجب کی بات یہ تھی کہ پراونشل کمشنر نے اپنی رپورٹ میں ہمارے خلاف بعض باتیں نہایت ہی غیر مناسب طور پر لکھیں۔ کھو سلے کا فیصلہ اور بعض دوسری کتابیں ہمارے مخالفوں کی گورنر صاحب کو انہوں نے بھیجیں۔ اس پر مجھے بھی احمدیہ کمیونٹی اور برٹش گورنمنٹ "احمدیہ انجم" اور کھو سلے کے خلاف ویسٹ لنڈن والوں کا پروٹسٹ اور احمدیہ موومنٹ پمفلٹ بھیجنا پڑا۔ اور ہر معاملہ کی حقیقت بیان کی گئی۔

اٹارنی جنرل کے مشورہ کے بعد گورنر صاحب بہادر نے تیسرے دن جو احکام صادر کئے۔ ان کے متعلق مجھے بھی سکرٹریٹ میں بلا کر اطلاع دی گئی۔ مختصراً یہ کہ فی الحال حکومت موجودہ حالات کے پیش نظر تعمیر مسجد کی اس مخصوص پلاٹ پر اجازت نہیں دے سکتی وہ اپنی مشکلات کو اس وقت بڑھانا نہیں چاہتی۔ بعض اور باتیں بھی اس ضمن میں ہیں۔ جن کی اشاعت چونکہ حکومت کے مفاد کے خلاف ہے۔ میں وہ درج نہیں کرنا چاہتا اور پراونشل کمشنر کو ہدایت کی گئی۔ کہ وہ ہم سے مل کر کسی اور موقعہ پر عمدہ پلاٹ دینے کی کوشش کرے۔

ناقابل حل معاملہ

آخر میں یہ بتا دینا بھی ضروری ہے۔ کہ اس بات کو واضح طور پر سکرٹری نے تسلیم کیا۔ کہ قانونی طور پر تمہارا حق بجا ہے۔ اور تمہارے حق کے درست ہونے میں کوئی شبہ نہیں۔ لیکن اگر ایک آدمی شرارت پر تُلا ہُوا ہو۔ تو دوسرے کو ہی خاموش ہو جانا چاہیئے۔ باوجود حالات کی نزاکت کے پورے احساس کے میں ابھی تک یہ بات حل نہیں کر سکا۔ کہ جہاں ہم لوگ اکثریت میں ہوں۔ وہاں ہم کو دبایا جاتا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اقلیت کا خیال رکھو۔ اور جہاں اقلیت میں ہوں۔ وہاں یہ کہا جاتا ہے۔ کہ اکثریت کو کیسے ناراض کیا جائے۔ اس وقت اقلیت کو نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

نتیجہ

اس تمام واقعہ سے جہاں یہ فائدہ ہُوا۔ کہ بچے بچے تک احمدیت۔ قادیانیت۔ اور سلسلہ کا نام پہنچ گیا ہے۔ وہاں اکثر شرفاء اور یورپین پر یہ بات کھل گئی ہے۔ کہ ہم لوگ امن پسند ہیں اور خدا کے فضل سے اہل علم ہیں۔ اور شرفاء کے طبقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ نیز مخالفین ہٹورا نے اپنے رویہ سے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اس حرکت اور ظلم کی وجہ سے جو مسجد کی تخریب کے سلسلہ میں انہوں نے کیا۔ ان کو اپنوں میں بھی ذلیل کر رکھا ہے۔ چنانچہ دارالسلام اور نیروبی کے لوگوں سے انہوں نے ان واقعات کو بیان کر کے مالی امداد طلب کی۔ لیکن سب نے انکار کر دیا۔ اور ۴ ٹ

۴ انکے اس طریق سے نفرت کا اظہار کیا۔

شکریہ

ہم ڈسٹرکٹ کمشنر صاحب اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس ٹبورا اور انکے عملہ کے بیحد شکرگذار ہیں۔ کہ انہوں نے انصاف اور راستی کے پیش نظر تندہی سے ہماری حفاظت کیلئے کوشش کی۔ اور امید ہے کہ آئندہ بھی وہ اسی جذبہ سے اپنے فرائض کو انجام دیکر شکریہ کا موقع دینگے جزاہم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیراً احباب سے درخواست ہے۔ کہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اپنی حفاظت میں رکھے۔ اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہر شر اور فتنہ سے بچائے اور خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔ خاکسار محتاج دعا شیخ مبارک احمد

نیکی کی ہر راہ اختیار کرو!
نہ معلوم تم کس راہ سے قبول کئے جاؤ

دنیا آج مادیت کی انتہائی ترقی پر ہے۔ تمدن میں سہولتوں کے لئے کس قدر طریق ایجاد کئے جا رہے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں انسانی قدم جہاں جسمانی راحتوں اور آسائشوں سے لطف اندوز ہونے میں ترقی پر پڑ رہا ہے اسی قدر روحانیت سے دور بلکہ دور تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ مادیت کی موجودہ ترقی کے سبب بندۂ معبود حقیقی بندۂ اسباب بن رہا ہے۔ پس آج ان مادی اسباب آسائش و آرام جسمانی کو ترک کرنا اور اس کے نتیجہ میں روحانیت کو مسخ ہونے سے بچانے کا نام جہاد حقیقی ہے۔ دنیا جسقدر مادی ترقی حاصل کر رہی ہے۔ اسی قدر ان مادی اسباب کو حاصل کرنے اور فائدہ اٹھانے کے لئے مال کی ہوس اور ضرورت بڑھ رہی ہے یعنی مادیت کا نقطۂ مرکزی "مال" ظاہر پرست انسان کے لئے صفحۂ ارض پر عزیز ترین شے ہے۔ پس مال کی ہوس کی شدت سے اپنے کو بچانے سے ہی مادی اسباب آسائش کا گرویدہ ہونے سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔ اور یہی ایک صورت ہے۔ کہ اسباب ظاہری سے بے لگاؤ ہونے سے بندۂ اسباب بندۂ خالق بن سکتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے۔ کہ مالی قربانی ان حالات میں سب سے بڑی قربانی ہے۔ اور یہی وہ حقیقی جہاد ہے جو ہر اس شخص کے لئے ابتدائے آفرینش سے مقرر تھا۔ جس نے کہ آج احمدیت کو خلوص دل سے قبول کیا۔ چنانچہ سلسلہ کی مختلف ضروریات کے لئے مختلف طریق پر مالی تحریکات ہوتی رہتی ہیں۔ اور مخلصین سلسلہ حسب توفیق و ایمان و ذوق ان تحریکات میں حصہ لیتے ہیں۔ گو سب تحریکات اپنے اپنے رنگ میں اہم ہوتی ہیں مگر کوئی ایک کو زیادہ اہم سمجھتے ہوئے اس میں حصہ لیتا ہے۔ اور کوئی دوسری میں۔ کہ تا خدا تعالےٰ کی رضا کسی طریق پر اور کسی راہ سے انہیں حاصل ہو۔ اور وہ زندگی کا مقصدِ وحید پانے والے ہوں اللہ تعالےٰ ان کی ان قربانیوں کو قبول فرمائے۔ اور خود ان کی جزا دے۔ آمین۔

اس حقیقت سے انکار کسی صورت میں بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کہ قومی ترقی کا مدار نوجوانوں کی صحیح تربیت پر ہے۔ قوم کے نوجوان جن کی رگوں میں تازہ خون جوش مار رہا ہوتا ہے۔ جن کے دلوں میں طرح طرح کی امنگیں اور ولولے ہوتے ہیں اور جن کے پیش نظر بلند ارادے ہوتے ہیں۔ وہ قومی ترقی کے حصول کے لئے بڑی سے بڑی اور مسلسل قربانی کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے۔ اور قوم کا یہی وہ وجود ہوتا ہے۔ جس کی وجہ سے نہ صرف کوئی قوم انتہائی ترقی حاصل کرتی ہے۔ بلکہ اس کی ترقیات کا زمانہ ایک طویل عرصہ کے لئے جب تک کہ اس قوم کے نوجوانوں کی اصلاح ہوتی چلی جائے ممتد ہوتا چلا جاتا ہے۔ پس آج احمدیت کی ترقی اور اس ترقی کے امتداد کی غرض سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مجلس خدام الاحمدیہ کو قائم فرمایا ہے۔ اس کی حوصلہ افزائی لازمی اور ضروری ہے۔ ہر مخلص احمدی جو احمدیت کی ترقی کی حقیقی تڑپ اپنے دل میں محسوس کرتا ہے۔ اس کے لئے لازمی ہے۔ کہ وہ مجلس ہذا سے اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ممکن تعاون کرے۔ سلسلہ کی دیگر تحریکات یقیناً بہت زیادہ اہم ہیں۔ مگر اس جرأت کی اگر اجازت ہو۔ تو یقیناً اس بات کے کہنے میں دریغ نہ ہوگا۔ کہ خدام الاحمدیہ سلسلہ کی دیگر تحریکات میں کسی سے دوسرے درجہ پر نہیں۔ موجودہ تحریکات میں سے تحریک جدید تمام تحریکات کا مرکز ہے۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا۔ "خدام الاحمدیہ تحریک جدید کی فوج ہے۔" اسی کا ایک نہایت ہی اہم حصہ ہے۔ اس لئے احباب جماعت کو چاہیئے۔ کہ خدام الاحمدیہ کو دیگر تحریکات کی نسبت مختلف زاویۂ نگاہ سے نہ دیکھیں۔ بلکہ اس کی اہمیت کا صحیح احساس اپنے میں پیدا کریں۔ اور جسطرح خدا تعالےٰ کی توفیق سے دیگر تحریکات میں حصہ لینے پر سبقت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کی طرف سے خواہ کوئی مالی تحریک ہو۔ یا نہ ہو۔ کیونکہ خدام اس منصب پر نہیں ہیں کہ ان کو کوئی اختیار حاصل ہو۔ اور وہ جب چاہیں مالی تحریکات کرتے رہیں۔ اور احباب سلسلہ کو اس کے لئے زور دیں۔ اور ان حالات میں جبکہ ان کو ایک خاص تربیت کے لئے منظم کیا جا رہا ہے اس ٹریننگ کے زمانہ میں ان کا مالی تحریکات کرنا محض ہاتھ پھیلانے کے مترادف ہوگا خود ہی اس کی طرف ممکن اعانت کا ہاتھ بڑھائیں۔ اور جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:-

نیکی کی ہر راہ اختیار کرو۔ نہ معلوم تم کس راہ سے قبول کئے جاؤ۔

اب جب کہ مجلس خدام الاحمدیہ دارالامان میں اپنی بڑھتی ہوئی مرکزی ضروریات کے پیش نظر ایک عمارت دفتر دستور کے لئے تعمیر کرنا چاہتی ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ اس کارِ خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے سے دریغ نہ کریں۔

ملک عطاء الرحمٰن
مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

وصیتیں

نوٹ :- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۵۸۵۱ :- منکہ لطیف احمد طاہر ولد میاں عمر الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن سیالکوٹ حال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ امان ۱۳۲۰ ہش حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ پچاس روپے ماہوار ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا میں یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کرسکوں۔ تو جس قدر رقم اس کے حصہ کی میں داخل خزانہ کر کے رسید حاصل کر لوں گا۔ وہ رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

العبد :- لطیف احمد طاہر برادر خلیل احمد ناصر قادیان۔ گواہ شد :- حکیم محمد صدیق پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ شاہدرہ لاہور۔ گواہ شد :- خلیل احمد ناصر واقف زندگی۔

نمبر ۵۹۰۷ :- منکہ عنایت بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب چغتائی عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۹/۳۶ ء ساکن راولپنڈی۔ حال جمشید پور صوبہ بہار بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱/۴ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائیداد اس وقت مندرجہ ذیل ہے۔ ہار طلائی ۴ تولہ گیارہ ماشہ۔ کانٹے سات ماشہ۔ چوڑیاں ۳ تولہ۔ انگوٹھی ۹ ماشہ ایک رتی۔ سوئی کلپ سات ماشہ۔ کل نو تولہ دس ماشہ ایک رتی۔ نقد ایک سو روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میری اس کے سواء اس وقت اور کوئی کسی قسم کی جائیداد نہیں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ :- عنایت بیگم۔ گواہ شد لفٹنٹ چودھری عبداللہ خان بی۔ اے گورنمنٹ بنگلہ نمبر ۲ ٹاٹا نگر۔ گواہ شد بشیر احمد چغتائی بی۔ ایس سی خاوند موصیہ پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ 12 L 5 Kadma ٹاٹا نگر

مؤدبانہ گذارش

اخبار ۱۶۸ و ۱۶۹ میں ان احباب کی فہرست چھپی ہے۔ جنکا چندہ "الفضل" ۲۰ اگست ۱۹۴۱ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ دس اگست تک اپنا اپنا چندہ ارسال فرمادیں۔ یا اس تاریخ تک ادائیگی کی اطلاع ارسال فرمادیں۔ بصورت دیگر ان کی خدمت میں وی۔ پی ارسال ہونگے

ہم احباب کی خدمت میں بارہا گذارش کر چکے ہیں۔ کہ اگر وی۔ پی وصول نہ کرنا ہو۔ تو دفتر کو قبل از وقت اطلاع دے دی جائے۔ تا دفتر وی۔ پی کے خرچ سے بچ جائے لیکن بعض احباب پر ہماری گذارشات کا کوئی اثر نہیں۔ وہ نہ خط لکھیں گے۔ نہ بروقت چندہ ادا کریں گے۔ لیکن جب وی۔ پی بھیجا جائے۔ تو اسے کمال بے اعتنائی سے واپس کر دیں گے۔

ہم ان احباب سے مؤدبانہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ کیا یہی سلوک ایک قومی اخبار سے ہونا چاہیئے؟ اور کیا اس نقصان دہ طریق کو ختم نہ کیا جائے گا؟

مینیجر

الفضل کا خطبہ نمبر

اخباری کاغذ کی ہوشربا گرانی کے ایام میں "الفضل" کے خطبہ نمبر کی قیمت صرف اڑھائی روپیہ سالانہ ہے۔ اب کسی غریب سے غریب احمدی کو بھی اس کی خریداری سے محروم نہیں رہنا چاہیئے۔

"مینیجر"

منٹگمری ۲۵ جولائی۔ گندم دڑہ ۳/۱/۴ ۵۹۱ ۳/۱۲/۶ - نخود ۳/۶/۰ - توریہ ۰/۸/۴ - تارا میرا ۲/۱۵/۰ - بنولہ پور ۲/۶/۶ - گھی خالص ۵۶/-/- - لائلپور میں گندم دڑہ ۳/۱۳/۳ - نخود ۳/۹/۰ توریہ ۵/۰/۴ - خالص گھی ۵۲/۸/۰ گڑ ۲/۰/۱ - شکر ۳/۲/۰ - مرچ لال ۱۰/۸/۰ - ہوتی (سرحد) میں گندم درجہ اول ۵/۲/۰ - دڑہ ۵/۱/۲ -

شملہ ۲۵ جولائی۔ حکومت ہند نے لوہے اور فولاد کی فروخت پر کنٹرول کا قانون جاری کر دیا ہے۔ جس پر یکم اگست سے عمل ہوگا۔ ہندوستان میں جو بھی لوہا اور فولاد تیار ہوتا ہے وہ جنگی اور فوجی مقاصد یا سول سرکاری ضروریات کے لئے استعمال ہو سکیگا۔

لاہور ۲۵ جولائی۔ معاصر پرتاپ نے بڑے وثوق سے لکھا ہے۔ کہ احرار بہت جلد مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔ اور مجلس احرار توڑ دی جائے گی۔ اور کہ مسٹر جناح اور سر عبد اللہ ہارون سے اس بارہ میں احرار لیڈروں سے بات چیت ہو چکی ہے۔ وہ چاہتے ہیں کہ مسٹر جناح سر سکندر حیات کو الگ کر دیں۔

انقرہ ۲۶ جولائی۔ ٹرکش ریڈیو کا بیان ہے کہ امریکہ نے آئس لینڈ میں مزید کئی ہزار فوج بھیج دی ہے۔ اور جو برطانی فوج وہاں تھی۔ وہ بھی تاحال وہیں ہے۔

لنڈن ۲۶ جولائی معلوم ہوا ہے کہ امریکن پریذیڈنٹ نے حکم دیا ہے کہ امریکہ میں تمام جاپانی باشندوں کی فہرستیں تیار رکھی جائیں۔ تا اگر حالات کا تقاضا ہو۔ تو سب کو گرفتار کر لیا جائے۔ کہا جاتا ہے کہ روس بھی جاپان کے خلاف کارروائی کرنے والا ہے۔ روسی سفیر نے آج امریکہ کے نائب وزیر خارجہ سے ملاقات کی۔ روس سے جاپانی باشندے بسرعت تمام بھاگ رہے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ جاپان نے ہندچینی کے سمندر میں غیر ملکی جہازوں کی نقل و حرکت پر پابندیاں لگا دی ہیں۔ امریکہ میں جاپانی جہاز ضبط کر دئیے گئے ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

لنڈن ۲۶ جولائی۔ جاپان اور وشی میں جو سمجھوتہ ہوا ہے۔ اس کے رو سے خلیج کیمران پر جاپان کا قبضہ ہوگا۔ جاپانی فوج سیگاؤں میں مضبوط فوجی اور سمندری اڈا قائم کر سکے گی۔ ہندچینی میں جاپان کی چالیس ہزار فوج رہے گی۔ جس کا خرچ ہندچینی کی حکومت ادا کریگی۔ دونوں ملکوں میں اعلان کیا گیا ہے۔ کہ یہ سمجھوتہ ہندچینی کی حفاظت کے لئے ہوا ہے۔ جاپان ہندچینی کی آزادی کی حفاظت کرے گا۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ کل مسٹر روزویلٹ نے اعلان کیا تھا۔ کہ امریکہ جاپان کے خلاف انتقامی کارروائی کرے گا۔ اور آج حکومت امریکہ نے تمام بنکوں کو جاپان اور جاپانیوں کے سرمایہ کی ادائیگی بند کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ امریکہ میں جاپانی سرمایہ ۳ ارب ۲۷ کروڑ پونڈ ہے۔ برطانیہ، ہندوستان، ملایا۔ اور جنوبی افریقہ نے بھی جاپانی سرمایہ ضبط کر لیا ہے۔ حکومت برطانیہ نے جاپان کے ساتھ تمام تجارتی معاہدات منسوخ کر دئیے ہیں۔

ٹوکیو ۲۶ جولائی۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جاپان گورنمنٹ نے بطور انتقام امریکن اور برطانی سرمایہ کی ضبطی کے احکام جاری کر دئیے ہیں۔

لنڈن ۲۶ جولائی امریکہ کا نائب وزیر بحر اور رئیس ارکان بحری بذریعہ ہوائی جہاز مشرق بعید کو روانہ ہو گئے ہیں۔ تا وہاں کے دفاعی استحکامات کا معائنہ کریں۔ امریکن پریذیڈنٹ نے فلپائن کی امریکن فوجوں کو ۲۴ گھنٹہ مسلح رہنے کا حکم دیا ہے۔ فلپائن اور امریکہ کی تمام بندرگاہوں میں سرنگیں بچھا دی گئی ہیں۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ ہندچینی کی خبروں سے پایا جاتا ہے۔ کہ جاپانی فوجیں فوجی اور بحری اڈوں پر قبضہ کر رہی ہیں۔ چار جنگی جہاز سیگاں اور ایک کروزر تین جنگی جہاز خلیج کیمران میں رہیں گے اگلی جمعرات تک جاپانی فوجیں جہازوں کے ذریعہ وہاں پہنچ جائیں گی۔ ان کے لئے گودام خالی کرائے جا رہے ہیں جاپانی کمانڈر وہاں پہونچ چکا ہے۔ وشی اور جاپان کے درمیان سمجھوتہ کی شرطوں کا اعلان نہ وشی سے کیا گیا ہے اور نہ ٹوکیو سے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ بحرالکاہل کا امریکن بیڑا اپنوئی سے کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہو چکا ہے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ روس پر جرمنی کے حملہ پر چھٹا ہفتہ شروع ہو چکا ہے اور معلوم ہوتا ہے۔ کہ جرمنی کے دوسرے حملہ کا زور بھی ٹوٹ چکا ہے برلین ریڈیو نے کل کہا تھا۔ کہ خاص کامیابیاں حاصل کرنے کے لئے وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ نیز یہ کہ سمالنسک اور وازما کے درمیان گھمسان کی لڑائی ہو رہی ہے۔ آج صرف اتنا کہا ہے۔ کہ لڑائی تسلی بخش طور پر ہو رہی ہے۔ روسی اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ لڑائی کی حالت میں کوئی قابل ذکر تبدیلی نہیں ہوئی۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ کل جرمن ہوائی جہازوں نے پھر ماسکو پر حملہ کرنے کی کوشش کی۔ ایک سو ہوائی جہاز حملہ کے لئے بھیجے گئے۔ مگر ان میں سے صرف چند ایک شہر پر پہونچ سکے مگر جو بم گرائے وہ آس پاس کی بستیوں پر گرے۔ چھ بمبار گرائے گئے۔ ماسکو پر حملوں میں اس وقت تک ۱۳۸ جرمن ہوائی جہاز گرائے جا چکے ہیں۔ لینن گراڈ پر جرمن ہوائی جہاز اب تک ۱۲ حملے کر چکے ہیں۔ ان حملوں میں ۸۱ جرمن ہوائی جہاز برباد کئے جا چکے ہیں۔ روسی ہوائی جہاز بھی دشمن پر کاری ضرب لگا رہے ہیں۔ رومانیہ کے تیل کے کارخانوں چشموں اور ٹینکوں پر حملے کر کے شدید نقصان پہونچا رہے ہیں۔

ماسکو ۲۷ جولائی۔ سوویٹ ریڈیو کا بیان ہے۔ کہ جرمن فوجوں سے بھری ہوئی دو ٹرینیں سویڈن سے فن لینڈ کو آتی ہوئی اڑا دی گئیں۔ جرمن گورنمنٹ سویڈن کی حکومت کو آنکھیں دکھا رہی ہے کہ جرمن فوجوں کو لے جانے والی گاڑیوں کی حفاظت کا بہتر انتظام کرے۔ پولینڈ کے علاقہ میں ایک مال اور ایک سواری گاڑی میں ٹکر ہو گئی۔ جس سے دو صد جانیں ضائع ہوئیں۔ اس کی وجہ سے وارسا کے بہت سے آدمی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ یوگوسلاویہ میں باغیوں نے علاقہ کی فصلوں کو برباد کر دیا ہے۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ کئی ہفتوں کے مسلسل حملوں کے بعد کل رات رائل ایئر فورس کے ہوائی جہازوں نے جرمنی یا اس کے مقبوضہ علاقوں پر کوئی حملہ نہیں کیا۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے برطانیہ پر بہت معمولی حملہ کیا۔ ایک جگہ کچھ بم گرائے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔

لنڈن ۲۷ جولائی۔ سمندری محکمہ نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے گشتی جہازوں نے جنوبی اٹلانٹک میں دشمن کے ایک چھ ہزار ٹن کے جہاز کو روک لیا ہے۔ جو ناکہ بندی سے بچ کر نکلنے کی کوشش میں تھا۔

بمبئی ۲۷ جولائی۔ نان پارٹی لیڈروں کی کانفرنس میں آج یہاں ایک ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل نئے سرے سے مرتب کی جائے اور اس میں سب کے سب غیر سرکاری ممبر ہوں۔ اور اعلان کر دیا جائے کہ جنگ ختم ہونے پر اتنے عرصہ کے اندر اندر ہندوستان میں نیا آئین نافذ کر دیا جائے گا۔ مسٹر جیکر نے کہا۔ ایگزیکٹو کونسل میں توسیع کا مطالبہ بھی ہم نے کیا تھا۔ مگر ہمارے اصلی مطالبات ابھی پورے نہیں ہوئے۔

لنڈن ۲۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ نوے ہزار ہسپانوی رضاکار روس کے خلاف لڑنے کے لئے جرمنی جا رہے ہیں۔ اور اگر ضرورت